78578 ـ امام افطاری گھر کرنے کے لیے نماز مغرب مسجد میں ادا نہیں کرتا !

سوال

ہم ایسے علاقہ میں ہیں جہاں امام مغرب کی نماز نہیں پڑھاتا، کیونکہ وہ افطاری کے لیے گھر چلا جاتا ہے، چنانچہ اس کا حکم کیا ہے، کہیں ہم گنہگار تو نہیں ہو رہے ؟
یا پھر ہم گھر میں نماز کریں تو ہماری جماعت شمار ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

مسلمان شخص پر واجب ہے كہ وہ اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرتے ہوئے نماز پنجگانہ باجماعت مسجد ميں ادا كرے، ليكن اگر سويا ہوا يا پھر مرض وغيرہ كى بنا پر معذور ہو.

آپ مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے سوال نمبر (8918) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اور خاص كر رمضان المبارك ميں عام مسلمانوں ميں مغرب كى نماز ميں كوتاہى بڑھ جاتى ہے، امام كو چاہيے كہ وہ نماز كے وقت نمازيوں سے پہلے حاضر ہو، يہ جماعت كے وجوب كے علاوہ اور سبب كى بنا پر ہے، وہ ہے كہ اسے اس امانت كى ادائيگى كرنى چاہيے جو اس كے ذمہ لگائى گئى ہے، يا پھر وہ ڈيوٹى جو اس كے ذمہ لگائى گئى ہے اسے پورا كرے.

اگر يہ امام مغرب كى نماز مسجد ميں ادا كرنے ميں كوتاہى برتتا ہے تو اس كا يہ معنى نہيں كہ آپ لوگ گنہگار ہو رہے ہيں، يا پھر آپ كے ليے مسجد چھوڑ كر گھروں ميں نماز ادا كرنا جائز ہو جاتا ہے، بلكہ آپ پر نماز باجماعت مسجد ميں ادا كرنا واجب ہے، چاہے امام نہ بھى آئے.

كيونكہ ہر انسان كا حساب اس كے اعمال كے مطابق ہوگا، اگر وہ غلطى كرتا ہے تو آپ اچھا عمل كريں، اور برائى سے اجتناب كريں، تا كہ اسلام كے اس شعار كى حفاظت ہو جو دين اسلام كا ايك ركن ہے.

ابن مسعود رضى اللہ تعالى كہتے ہيں:

(جسے يہ بات اچھى لگتى ہے كہ وہ كل اللہ تعالى كو مسلمان ہو كر ملے تو اسے يہ نمازيں وہاں ادا كرنے كا التزام

کرنا چاہیے جہاں اذان ہوتی ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے تمہاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سنن الھدی مشروع کیں، اور یہ سنن الھدی میں سے ہیں، اگر اپنے گھر میں پیچھے رہنے والے شخص کی طرح تم بھی اپنے گھروں میں نماز ادا کرو تو تم نے اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دیا، اور اگر تم اپنے نبی کی سنت ترک کرو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے، جو شخص بھی اچھی طرح وضوء کر کے ان مساجد میں سے کسی ایك مسجد جائے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالی ایك نیکی لکھتا اور ایك درجہ بلند کرتا، اور اس کی بنا پر ایك برائی کو مٹاتا ہے، ہم نے دیکھا کہ منافق جس کا نفاق معلوم ہوتا وہی اس سے پیچھے رہتا، ایک شخص کو لایا جاتا اور وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر آتا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا)

صحیح مسلم حدیث نمبر (654).

امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

میں نماز باجماعت کے لیے آنے والے کی قدرت رکھنے والے کو رخصت نہیں دیتا، الا یہ کہ کوئی عذر ہو.

دیکھیں: الام (1 / 277).

اور ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

سنت نبویہ پر غور کرنے والا جب حقیقی غور کرے تو اسے یہ ظاہر ہو گا کہ مساجد میں نماز باجماعت کی ادائیگی فرض عین ہے، مگر کسی عذر کی بنا پر جمعہ اور نماز باجماعت ترك کرنا جائز ہے، چنانچہ بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ جانا بغیر کسی عذر کے اصل جماعت کو ترك کرنے جیسا ہی ہے، تو اس طرح سب احادیث اور آثار جمع ہو جاتے ہیں.

پھر ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بغیر کسی عذر کے کسی کے لیے بھی مسجد میں نماز باجماعت سے پیچھے رہنا جائز نہیں.

دیکھیں: کتاب الصلاۃ (166).

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور راہنمائی بہترین اور کامل تھا؛ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تازہ کھجور کے ساتھ روزہ افطار کرتے، اور اگر تازہ کھجور نہ ملتی تو پھر کھجور کے ساتھ، اور اگر وہ بھی نہ ملتی تو آپ صلی

الله عليہ وسلم پانی سے روزہ افطار فرما لیتے، اور پھر نماز مغرب کے لیے کھڑے ہو جاتے.

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے قبل چند رطب (تازہ اور آدھی کچی کھجوروں) سے روزہ افطار کرتے، اور اگر رطب نہ ہوتیں تو پھر مکمل پکی ہوئی کھجور کے ساتھ، اور اگر پکی ہوئی کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (632) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہ امام جو کچھ کر رہا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے خلاف ہے، چنانچہ آپ اسے نصیحت کریں ہو سکتا ہے وہ سیدھی راہ پر واپس پلٹ آئے.

واللہ اعلم .